سوال

(258)زرعی رقبہ کی شرعی تقسیم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی فوت ہوا، پس ماندگان میں ایک بیٹی، ایک بھتیجا، ایک نواسا اور دو نواسیاں موجود ہیں۔ اس کا کل ترکہ 21 کنال زرعی رقبہ ہے اس کی شرعی تقسیم کیا ہوگی، کیا وہ لڑکی جو اس کی زندگی میں فوت ہوگئی تھی، اس کا حصہ اس کی اولاد، یعنی مرنے والے کی نواسیوں اور نواسوں کو ملے گا یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب کوئی آدمی فوت ہوجاتا ہے تو اس کے ترکہ سے حصہ پانے والوں کی تین اقسام ہیں:

اصحاب الفروض: جن کا حصہ قرآن وسنت میں طے شدہ ہے۔ سب سے پہلے انہیں ان کا مقررہ حصہ دیا جاتا ہے۔

عصبات: جن کا حصہ طے شدہ نہیں ہوتا بلکہ اصحاب الفروض سے بچا ہوا ترکہ لیتے ہیں اگر کوئی چیز نہ بچے تو یہ محروم قرار پاتے ہیں۔ اگر اصحاب الفروض نہ ہوں تو تمام ترکہ انہیں مل جاتا ہے۔

اولوالارحام: وہ رشتہ دار جو کسی عورت کے واسطے سے میت کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ اصحاب الفروض اور عصبات کے نہ ہونے کی صورت میں انہیں حصہ دیا جاتا ہے۔ صورت مسئولہ میں بیٹی اصحاب الفروض اور بھتیجا عصبات سے ہے جبکہ نواسا اور دو نواسیاں اولوالارحام سے تعلق رکھتی ہیں۔ بیٹی کا حصہ قرآن کریم میں طے شدہ ہے، یعنی مرنے والے کی جائیداد سے نصف ترکہ اسے دیا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ''اگر (بیٹی) ایک ہی ہو تو اس کا نصف حصہ ہے۔'' [۴/نسآء: ۱۱]

اور بھتیجا عصبات سے ہے اور بیٹی سے بچے ہوئے ترکہ کا حق دار ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''مقررہ حصے حق داروں کو دو، ان سے جو بچ جائے وہ میت کے قریبی مذکر رشتہ داروں کے لئے ہے۔'' [صحیح بخاری، الفرائض: ۶۷۴۶]

ایک نواسے اور دو نواسیوں کا تعلق چونکہ اولوالارحام سے ہے، اصحاب الفروض اور عصبات کی موجودگی میں انہیں کچھ نہیں ملتا جو لڑکی مرحوم کی زندگی میں فوت ہوگئی تھی اسے بھی ترکہ سے کچھ نہیں دیا جائے گا کیونکہ ترکہ لینے کے لئے شرط ہے کہ صاحب جائیداد کی وفات کے وقت زندہ ہو، جب اس بیٹی کو ترکہ سے حصہ نہیں ملتا تو اس کی اولاد کو بھی کچھ نہیں ملے گا۔ سہولت کے پیش نظر مرحوم کی جائیداد کو دو حصوں میں تقسیم کرلیا جائے ایک حصہ بیٹی کو اور دوسرا حصہ بھتیجے کو دے دیا جائے، یعنی 21 کنال میں سے دس کنال دس مرلے بیٹی

کواور دس کنال دس مرلے بھتیجے کو دے دیے جائیں۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:279